ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر عمران خان
اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج تیمرگرہ خیبر پختونخوا۔
محمد زبیر
ایم فل سکالر۔ قرطبہ یونیورسٹی، پشاور۔

انگریزی انشائیہ (Light Essay) کا موجد: "Farncis Bacon" تحقیق و تنقید

Dr. Imran Khan*
Assistant Professor GPGC Timergara Dir Lower Khyber Pakhtunkhwa.
Muhammad Zubair
M.Phil Scolar ،Qurtuba University, Peshawar.
***Corresponding Author:** aseer.rani@gmail.com

The founder of the English Essay (Light Essay): 'Francis Bacon' - Research and Criticism

This paper explores the development of Essay from infancy to maturity. As usual, it started in French with the writings of Montaign. Montaign's influence was very strong on Francis Bacon who developed it and fit medium for his pragmatic philosophy on range of topics concerning human existence. His Essays are full of worthy wisdom and writthen in terse English. He also brought his scientific understandings in to its main theme thereby making Essays a genere of the sort to be reckoned with. This is significant as, subsequent writers made it at apt vehicle/medium of expression in prose. This study is significant as it not only traces its development but also critique the ways Bacon popularized and brought Essays to the zenith of the standard. The study concludes that this development of Essay in the hands of Bacon was instrumental in not only enlarging the scope of the genre but also encouraged many to test their muscles in prose rather than in verses.

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04

Key Words: *Essay, Light Essay, Personal Essay, Montaign, Bacon, Novum Organum, gerere, prose, pradmatic philosophy. Scope.*

عالمی ادب میں انشائیہ Essay کی بنیاد کا سہرا فرانسیسی ادیب " مونتین" کے سر ہے۔ فرانسیسی ادب میں اس صنفِ نثر کے لیے Essai کی اصطلاح مستعمل ہے، جو عربی زبان کے لفظ "السعی" سے ماخوذ ہے۔ انگریزی ادبیات میں Light Essay، Literary Essay اور Personal Essay کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں ۔Michel De Montaigne ۱۵۳۳ء کو پیدا ہوئے تھے ان کے والد پیرے کوم جنوبی فرانس کے ایک نواحی علاقے دور گن کے جاگیر دار تھے۔ مونتین ذہین تھا، تیرہ برس کی عمر میں فلسفہ پڑھا اور محض بیس برس کی عمر میں اس نے بحیثیت اعلیٰ قانون دان پیشہ ور زندگی کا آغاز کیا۔ وہ اپنے علاقے کا میئر بھی تھا اور دربار میں رسائی رکھتا تھا، لیکن اس کو درباری ماحول پسند نہیں تھا۔ اس نے درباری زندگی قریب سے دیکھی تھی، لیکن اپنی منکسر المزاجی اور حساس طبعی کی وجہ سے وہ شاہانہ زندگی سے بے زار تھا، ۱۵۷۱ء میں اس نے قانون دانی کو خیر باد کہا اور اپنے آبائی علاقے میں جاکے آزادنہ زندگی بسر کرنے لگا۔ اس عرصے میں انھوں نے اپنے تجربات اور مشاہدات آزادانہ طور پر سپر دِ قلم کیے۔ یہ تحریریں تین جلدوں پر مشتمل ہیں۔ ان کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ادب کے مروج اصناف سے ہٹ کر لکھی گئی ہیں جنھیں مونتین نے Essai کا نام دیا اور انگریزی میں Essay کا نادیا گیا۔ ۱۵۸٦ء مونتین کی متبنی بیٹی Mile De Gournuy نے تینوں جلد یکجا کر کے کلیات کی صورت میں شائع کیے اور اب تک یہی کلیات مستند اور مستعمل ہے۔ یہ Essays فرانسیسی زبان میں ہیں، ان کا ترجمہ انگریزی زبان میں جان فلوریو نے کیا اور اس ترجمے کی وجہ سے مونتین کی تصنیفات کا تعارف انگریزی ادب میں ہوا۔ ان کی تقلید میں انگریزی ادیب فرانسس بیکن نے اپنی تحریروں کو Essays کا نام دیا اور یوں اس نے یہ صنف فرانسیسی ادب سے انگریزی ادب میں وارد ہوئی۔ بیکن کے بعد ان کی روش پر انگریزی ادب کے تمام ادیبوں نے اس صنف نثر میں طبع آزمائی کی۔ بیکن سولھویں صدی کے آخر اور سترھویں صدی عیسوی کے اوائل میں برطانیہ میں اعلیٰ پائے کے فلسفی تھے۔ ان کی تاریخ پیدائش ۱۵٦۱ء ہے، تعلیم کیمبرج سے حاصل کی۔ اگرچہ بیکن فلسفے کا طالب علم تھا لیکن چونکہ وہ ذہین تھا اور دوراندیش بھی، وہ جانتا تھا کہ قدیم فلسفہ پڑھنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بیکن سائنس اور عقلی علوم کا فروغ دینا چاہتا تھا، اور اس میں اہم کردار

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

بھی ادا کیا۔ اس سلسلے میں ان کی تخلیق Novum Organum سائنسی اور عقلی علوم کے حوالے کافی اہم ہے۔ علم کے حوالے سے ان کا تصور یہ ہے کہ تجربات اور مشاہدات ہی پر علم کی بنیاد قائم ہے۔ خود محقق تھے اور علوم کے لیے تحقیق پر زور دیتے تھے۔

انگریزی ادب میں Essay کی بنیاد فرانسس بیکن نے رکھی۔ فرانسیسی ادب میں Essai کے خالق مونتین کی تحریریں ۱۶۰۳ء میں ترجمہ ہوئیں تو بیکن نے سب سے پہلے ان کا اثر قبول کیا۔ اس نے اپنی اعلیٰ ذہانت اور علمی وسعت کی بنیاد پر انگریزی ادب میں Essay کی بنیاد رکھی۔ اس طرز کی تحریروں سے اس نے آنے والے ادیبوں کے لیے ایک نیا راستہ بنایا۔ ادب میں ایک نئی صنف متعارف کی اور انگریزی زبان کے ہر ادیب نے اسے قبول کیا۔ بیکن صرف اعلیٰ درجے کا فلسفی نہیں تھا وہ سائنسی علوم میں مہارت رکھتا تھا اور انگریزی ادب میں بھی ان کا اعلیٰ مقام تھا۔ سرکاری سطح پر وہ اعلیٰ منصب پر فائز رہا۔ ان تمام ترخوبیوں کے ساتھ بیکن پر یہ الزام بھی تھا کہ اس نے اپنے عہدے کے غلط استعمال کیا جس کی پاداش میں بدعنوانی جیسے الزامات بھی ان پر لگے۔ وہ تنقید کا نشانہ بنے اور لعن طعن کا بھی۔ ڈاکٹر ہاجرہ بانو اس حوالے سے لکھتی ہیں:

> " بیکن اپنے دور کا بہت بڑا عالم، فلسفی اور ذہین ادیب تھا۔ فلسفہ اور ادبی لحاظ سے اسے انگلینڈ اول مقام حاصل تھا۔ ان کی شہرت فلسفے کے لحاظ سے مسلم ہے۔ وہ کئی سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ اس نے مبینہ طور پر بدعنوانیاں بھی کیں۔ وہ پوپ کے فقرے 'عاقل ترین، ذہین ترین اور کمینہ ترین' کے سزاوار ٹھہرے۔ چونکہ وہ اعلیٰ درجے کے مصنف تھے اور ان کی لاجواب تخلیقات کے مقابلے میں ان غلطیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ " (۱)

بیکن منفرد شخصیت کے حامل تھے ان کی زندگی کے کئی پہلو تھے۔ مونتین کے برعکس وہ دربار سے وابستہ رہے۔ وہ تقریباً ہر درباری سازش کا حصہ رہے۔ اقتدار حاصل کرنے کے لیے اس نے ہر قسم ہتھکنڈے استعمال کیے۔ اقتدار کے لیے اس نے قریبی ساتھیوں کو آزمائش میں ڈالا اور ان کے ساتھ غداری بھی کی۔ یہاں تک کہ اپنے سب سے قریب ترین رفیق اور عزیز ارل آف ایسکس جس نے ہر موقع پر بیکن کا بھرپور ساتھ دیا، اس کے ساتھ بھی دھوکا کیا۔ صرف دغابازی اور غداری ہی نہیں کی بلکہ ارل آف ایسکس کو ان الزامات کی وجہ سے غداری کا مقدمہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

بھی چلا۔ بیکن نے صرف اس پر اکتفا نہیں کیا اس نے ارل آف ایسکس کو پھانسی دلوانے کی بھی بھرپور کوشش کی۔ وہ اٹارنی جنرل جیسے اعلیٰ عہدے پر بھی رہے اور لارڈ چانسلر کے عہدے پر بھی براجمان رہے لیکن ان عہدوں کے باوجود وہ متنازعہ کردار کے حامل تھے۔ اپنے دور کے بدعنوان افراد میں ان کا شمار ہوتا تھا، رشوت لیتے بھی تھے اور دیتے بھی تھے۔ انھی بدعنانیوں کی وجہ سے انھیں دربار سے نکال دیا گیا۔ اس کے باوجود کہ بیکن درباری سازشوں میں ملوث رہا، حصول اقتدار کے لیے ناجائز ذرائع کام میں لائے لیکن تصنیف و تالیف بھی کرتے رہے۔ اگر وہ سیاست سے الگ ہوتے۔ درباری سازشوں اور اقتدار سے نہ جڑے ہوتے تو کئی کتابوں کے مصنف ہوتے۔ قلیل وقت ملتا اور اس میں بھی اتنا کچھ ادب کو دیا کہ ان کی تحریریں آج تک انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کے Essays انگریزی ادب میں نووارد صنف تھی، اس نے انگریزی ادب میں ایک نئے باب کا آغاز کیا۔ مونتین اور بیکن کی تحریروں میں فرق بہر صورت موجود ہے۔ مونتین کے Essays کی خصوصیات بیکن کی تحریروں میں اسی طرح نہیں ہیں۔ بیکن دربار سے وابستہ سازشی زندگی گزار رہا تھا، اس کے اثرات ان کی تخلیقات پر بھی نمایاں نظر آتی ہیں۔ مونتین اس کے برعکس آزاد اور خوشگوار زندگی گزار رہا تھا۔ اس نے نہ صرف درباری زندگی کو ٹھکرایا تھا بلکہ اپنے پیشہ قانون دانی سے بھی دور رہا۔ مونتین کی تحریروں میں ان کی اس آزاد طبعی کا اثر موجود ہے۔ دنوں اپنے زمانے کے نابغہ روزگار تھے لیکن دونوں کے Essays میں بنیادی فرق ان کی زندگی اور طبائع میں تفاوت ہے، دونوں زندگی کے حوالے سے متضاد پہلو رکھتے تھے۔ فرانسس بیکن کے دس Essays مونتین کی وفات کے پانچ سال بعد منظر عام پر آئے۔ بیکن نے اپنی ان تحریروں کو Dispersed Meditation یعنی افکار پریشان کے نام سے موسوم کیا۔ ان Essays میں Of Study، Of Discourse، Of Ceremonies and Respects، Of Flowers and Friends، Of Expenses، Of Regiment of Health، Of Honour and Population، Of Fashion، Of Negotiating شامل ہیں۔ اس کے بعد ۱۶۱۲ء میں ان کے ۳۸ اور ۱۶۲۵ء میں ان کے ۸۵ ایسیز شائع ہو چکے تھے۔ ان کے Essays ہر لحاظ سے بلند درجے کے ہیں، مونتین کی تخلیقات کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے ظہیر الدین مدنی صاحب اظہار خیال کرتے ہیں:

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04

> "بیکن کی تحریروں (ایسیز) میں کسی حد تک مونتین کے ایسیز کی اصل روح یعنی اخلاقی درس و تنقید حیات موجود ہے، لیکن بیکن کے ان Essays پر ان کے فلسفے اور ساتھ اس کے فلسفیانہ خیالات کا اثر سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ انگریزی ادبیات میں مونتین اور بیکن کا موازنہ کرتے ہوئے یہ بات کہی جاتی ہے کہ مونتین نے اپنے Essays آتشدان کے سامنے آرام کرسی پر فرصت کے ساتھ لیٹے لیٹے لکھے ہیں جبکہ بیکن نے کافی سوچ بچار کے بعد اپنے خیالات کو مرتب کر کے Essays تخلیق کیے جیسے آفس میں بیٹھ کر باقاعدگی سے لکھے گئے ہوں" (۲)

مونتین اور بیکن کی تخلیقات میں اس واضح فرق کی وجہ دونوں کی زندگی سے متعلق الگ الگ فلسفہ کی وجہ سے ہے۔ مونتین کے انشایئے خالص ان کی ذات سے متعلق ہیں۔ اس کی ذات ان کی تحریروں میں جھلکتی ہے، جبکہ بیکن اپنی ذات سے ہٹ کر بھی دیکھتے ہیں۔ بیکن کی تخلیقات میں انسانی فطرت اور انسانی کمزوری، سیاست اور اس کے متعلقات، معاشی اور معاشرتی مسائل پر ان کی گہری اور عمیق نظر دکھائی دیتی ہے۔ یہ کہنا درست ہوگا کہ بیکن کے Essays ان کے مشاہدہ کیے ہوئے اور عملی تجربات واقعات کی تحریری صورتیں ہیں۔ بے تکلفی کے حوالے سے بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیکن کے انشایئے مربوط اور فلسفیانہ رنگ لیے ہوئے ہیں جن میں کوئی نہ کوئی اخلاقی درس بھی موجود ہوتا ہے جس پر اس کی بھرپور سیاسی زندگی کا اثر ہر صورت میں نظر آتا ہے۔ مونتین کے Essays میں بے ساختہ پن اور بے تکلفی اس کی آزاد، عاجزانہ اور انکسارانہ طبیعت کی مرہون منت ہے۔ اس کے علاوہ بیکن تحقیق پر مبنی علوم کا دلدادہ تھا اور یہی تحقیقی افکار و خیالات ان کے Essays میں بھی جابجا نظر آتے ہیں۔ کئی ادیبوں اور نقادوں نے ان کی انشائیہ نگاری پر تنقیدی رائے دیتے ہوئے ان کی تحریروں کو انشائیہ کے اصل روح سے سے خارج تصور کیا ہے۔ ان میں ڈاکٹر سید معصوم رضا بھی شامل ہے۔ وہ اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "انگریزی ادبیات میں انشائیہ کا بانی اور موجد بیکن ہے۔ اس (بیکن) نے مونتین کی تحریروں کے تراجم کیے اور خود بھی اس صنف میں تخلیقی کارنامے انجام دیے۔ بیکن کی ان تخلیقات میں مونتین کی بعض خصوصیات ضرور ملتی ہیں، مگر اس کی تخلیقات مکمل طور پر انشایئے نہیں، بلکہ یہ تخلیقات ہلکے پھلکے مضامین ہیں، ان مضامین میں مونتین کی تخلیقات کے ساتھ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

صرف غیر رسمی انداز بیان کی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ فرانسس بیکن نے انگریزی ادبیات میں بیش قیمت تخلیقات کا اضافہ کیا ہے، مگر ان میں بعض تحریریں مشکوک نظروں سے دیکھی جاتی ہیں۔ اس کی بنا پر بیکن کو انگریزی ادب کا مونتین قرار نہیں دیا جا سکتا" (۳)

بیکن نے زیادہ تر تخلیقات لاطینی زبان میں کی ہیں۔ اس وجہ سے ان کی تخلیقات میں رومن مصنفین کے خیالات و افکار ملتے ہیں۔ بیکن کی تحریریں مختصر اور بناوٹ و تصنع سے پاک ہیں۔ وہ چھوٹے اور مختصر جملوں میں دلکش انداز بیان کے ساتھ نہایت گہری بات بیان کرتے ہیں۔ مختصر جملوں اور عمیق باتوں کی وجہ سے ان کی زیادہ تحریریں ضرب الامثال کی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر نے بھی ان تحریروں کی چند خصوصیات مد نظر رکھ کر تعریف کی ہے۔ ان کے مطابق تنقیدی نقطہ نظر کے حوالے سے ان کی تحریروں کا مطالعہ کیا جائے تو بیکن کی تخلیقات میں بعض خصوصیات نمایاں نظر آتی ہیں۔ ان خصوصیات پر ناقدین انشائیہ زیادہ زور دیتے ہیں۔ ان میں سر فہرست اختصار اور فقروں کی محاورات اور ضرب الامثال جیسی ساخت ہے۔ لاطینی زبان پر عبور کی بنا پر بیکن رومن نثر نگاروں سے بھی متاثر تھا۔ وہ ان کے فرمودات اور افکار سے بھی خصوصی طور پر مدد لیتا تھا۔ کم سے کم الفاظ میں گہری سے گہری بات خوش اسلوبی سے ادا کرنا قادرالکلامی کی دلیل ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر مزید لکھتے ہیں:

" جب وہ موضوع کے بارے میں دلائل سے بات شروع کرتے ہیں، تو کبھی بھی غیر ضروری مباحث میں نہیں الجھتا۔ صرف بنیادی دلیل دیتے ہیں اور اس دلیل بھی سانچے میں ڈھلے فقروں اور ترشے ترشائے جملوں میں بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیکن کے کسی بھی Essay کو پرکھ لیں وہ کسی ماہر فن کار کے ہاتھوں تراشا ہوا نگینہ معلوم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی اختصار پسندی، فالتو الفاظ اور فضول باتوں سے اجتناب کرتے ہوئے جانسن پر تعجب ہوتا ہے کہ اس نے Essay کو کیسے Loose sally of mind قرار دیا تھا۔ اس لیے کہ بیکن کے Essays پڑھ کر اس کے برعکس Controlled state of mind کا احساس ہوتا ہے۔ بیکن نے اپنی کتاب کے انتساب میں ان Essays کو اپنے قلم اور ذہنی مشقوں کا بہترین ثمر قرار دیا تھا، تو اس میں کچھ مبالغہ نہیں" (۴)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04

بیکن کے انشائیوں کی بنیادی خصوصیت اختصار ہے اور اس پر انشائیہ کی بنیاد ہے۔ بیکن اور مونتین کی عملی زندگی ایک دوسرے سے مکمل مختلف تھی۔ دونوں کی عملی زندگی میں ان تضادات کی وجہ سے ان کے الگ الگ شخصی اظہار ان کے انشائیوں میں نظر آتے ہیں۔ جو آزاد خیالی مونتین کے انشائیوں میں ہے ،وہ بیکن کے Essays میں نظر نہیں آتی۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ بیکن کے Essays ان کے زورِ طبع کے نتائج ہیں جس میں آمد کم اور آورد زیادہ ہے۔ Essay یعنی انشائیہ چونکہ فرانسیسی ادب سے انگریزی ادب میں در آیا ہے، اس لیے اس میں ہو بہو فرانسیسی ادیب مونتین کی تقلید ممکن بھی نہیں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انگریزی ادب میں انشائیہ متعارف کرانے کا سہرا بیکن کے سر ہے۔ یہ معمولی کارنامہ نہیں ہے۔ ان کے Essays میں بنیادی خوبی اختصار اور فلسفیانہ انداز کے بارے میں ڈاکٹر وحید قریشی لکھتے ہیں:

> "مونتین کی تخلیقات Essays کے سترہ برس بعد انگریزی ادیب بیکن نے اپنے Essays شائع کیے لیکن وہ اپنی تخلیقات کو 'افکارِ پریشان' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ بیکن فلسفیانہ موضوعات کو سادہ انداز اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں ادا کرتے ہیں" (۵)

بیکن نے مونتین کی وفات کے پانچ سال بعد دس Essays شائع کیے تھے۔ پھر دوسرے اور تیسرے ایڈیشن میں مزید Essays کے اضافے کیے۔ انشائیہ نگار اور اردو انشائیہ کے نقاد ڈاکٹر بشیر سیفی نے بیکن کے انشائیوں پر کئی اعتراضات اٹھائے ہیں۔ وہ بیکن کے انشائیوں کو صنف انشائیہ تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے مطابق بیکن نے مونتین کی تقلید میں انشائیے تخلیق کیے ہیں، لیکن مونتین کے Essays کی عکاسی ان میں نظر نہیں آتی۔ بیکن کے Essays میں وہ فطری شگفتگی نہیں ہے جو مونتین کے ہاں پائی جاتی ہے۔ بیکن کی تحریروں میں وہ آزاد خیالی بھی نہیں ہے جو مونتین کی تحریروں میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بیکن نے اپنی تخلیقات میں اس اصل روح کو قائم نہیں رکھا جو مونتین کے Essays کا خاصہ ہے۔ اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

> " اگرچہ بیکن نے مونتین کے تتبع میں انشائیہ نگاری شروع کی مگر اس کے باوجود اس نے مونتین کے انشائیہ کی روح کو پیشِ نظر نہیں رکھا۔ اگرچہ بیکن نے اپنی تحریروں کو 'افکار پریشان' کہا ہے، مگر اس کی تحریریں بڑی حد تک مربوط ہیں۔ اس کی تحریروں میں مونتین کا

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04

انداز ضرور جھلکتا ہے لیکن آخری تجزیے میں اس کی تحریریں مونتین سے مختلف قرار پائی ہیں۔ چنانچہ اردو ادب کی طرح انگریزی ادب میں بھی یہ صنف ابتدا ہی میں اپنی شناخت کھو بیٹھی۔ بیکن کی نگارشات کو صحیح معنوں میں انشائیہ کہا ہی نہیں جاسکتا۔ انھیں زیادہ سے زیادہ ہلکے پھلکے مضامین کہا جاسکتا ہے جن کو مونتین کے شخصی مضامین سے محض اختصار اور غیر رسمی بیان کی حد تک مماثلت ہے۔ آزادہ روی اور شگفتگی کا وہ عنصر اس میں بہت کم ہے جو مونتین کے انشائیوں کی جان ہے"(۶)

نقادوں کی آرا اور ان کے انشائیوں کو فن انشائیہ پر پرکھنے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ بیکن کے انشائیوں میں اگرچہ تمام اوصاف جو انشائیہ کے لیے لازم ہیں، نظر نہیں آتے لیکن پھر بھی ان کی تحریریں انگریزی ادب میں انشائیہ کے ابتدائی صورتیں ہیں۔ مجموعی حیثیت سے ان کی تحریروں کو انشائیہ کے زمرے سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ انشائیہ کے فن میں اختصار، جامعیت، شخصی اظہار، غیر رسمی انداز بیان، عدم تکمیل وہ خصوصیات ہیں جس پر انشائیہ کی بنیاد ہے اور وہ بیکن کی ان تحریروں میں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر ان کا ایک انشائیہ ہے Of Study یعنی "کتابیں پڑھنا" اس میں وہ کتابوں اور مطالعے کے بارے میں یوں کہتے ہیں:

"کتابوں کی کئی قسمیں ہیں، کچھ کتابیں صرف چکھنے کے لیے ہوتی ہیں، بعض کو یوں ہی نگل جانا مناسب ہوتا ہے۔ معدودے چند کتابیں ایسی ہوتی ہیں جنھیں آہستہ آہستہ چبانا اور پھر ہضم کرنا ضروری ہوتا ہے"(۷)

ان کے یہ جملے اب ضرب الامثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی وضاحت بھی انھوں نے کی ہے کہ چکھنے، نگلنے اور ہضم کرنے کا مطلب کیا ہے کہ بعض کتابیں صرف جزوی طور پر پڑھی جاتی ہیں اور بعض کتابوں کے پڑھنے میں گہری نظر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ چند کتابیں ایسی ہوتی ہیں جن کا مطالعہ یکسوئی اور پوری توجہ چاہتی ہے۔ بعض کتابیں آپ کے لیے کوئی اور پڑھتا ہے اور اس کی تلخیص آپ کے لیے تیار کرتا ہے، لیکن اعلیٰ درجے کی کتابیں اس انداز سے پڑھنی پڑتی ہیں کہ ان سے پورا عطر کشید کر کے خیال کو وسعت دیا جائے۔ بیکن اپنے اسی انشائیہ میں مطالعہ، گفتگو اور تحریر کو اپنے فلسفیانہ انداز میں مختصر جملوں میں یوں بیان کرتے ہیں:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

> "مطالعہ انسان کی تکمیل کرتا ہے۔ گفتگو چالاک بناتی ہے اور تحریر سے انسان کو قطعیت حاصل ہوتی ہے۔ تھوڑا سا لکھنے کے لیے بھی ذہنی قوت کو تیزی سے بروئے کار لانا پڑتا ہے۔ گفتگو میں ذہن مستعد رکھنا ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مطالعے کی عادت سے محروم ہے اور آج تک کسی کتاب کے پاس نہیں پھٹکا تو وہ زندگی کے معاملات میں مکاری اور عیاری سے کام لینے پر مجبور ہوگا۔ اس قسم کے انسان کے سامنے ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ وہ دوسروں پر یہ ظاہر کر سکے کہ اسے ہر علم پر عبور حاصل ہے اور اسے وہ سب کچھ معلوم ہے جو در حقیقت وہ خود بھی نہیں جانتا۔" (۸)

اس طرح کے افکار و خیالات ان کے انشائیوں میں جا بجا ملتے ہیں، انداز فلسفیانہ ضرور ہے لیکن بیان میں غیر رسمی انداز، شخصی اظہار اور اختصار پایا جاتا ہے۔ ان کے انشائیے مجموعی طور بہترین انشائیے ہیں سوائے چند کے کہ ان میں وہ "میں" میسر نہیں ہے جو مونتین کے انشائیوں کا بنیادی وصف ہے جس کو انکشاف ذات کہتے ہیں۔ بیکن کے بعد اور پھر اٹھارویں صدی میں انگریزی ادب میں Essay کو بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ انشائیہ نگاری میں نت نئے تجربات بھی ہونے لگے اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ صدی Essay کے عروج کی صدی ثابت ہوئی۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 4, (Oct to Dec 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-IV)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

حوالہ جات

۱۔ ہاجرہ بانو، ڈاکٹر،"اردو انشائیہ اور بیسویں صدی کے اہم انشائیہ نگار"،عرشیہ پبلی کیشنز ،دلی ۲۰۱۳ء ص ۲۹۰

۲۔ ظہیر الدین مدنی، ڈاکٹر،"اردو ایسیز" مکتبہ جامعہ لمیٹڈ پرنس بلڈنگ نزد جے جے ہسپتال ممبئی نمبر ۳ طبع دوم س ن ص ۱۵۔۱۶

۳۔ سید معصوم رضا، ڈاکٹر،"اردو انشائیہ اور احمد جمال پاشا" نیشنل پرنٹرس روبی آرٹ پریس ، نئی دلی ۲۰۰۵ء ص ۱۷

۴۔ سلیم اختر، ڈاکٹر" انشائیہ کی بنیاد"، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۲ء ص ۳۱

۵۔ وحید قریشی، ڈاکٹر،" اردو کا بہترین انشائی ادب"، حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹرز، لاہور، ۲۰۱۳ء ص ۱۴

۶۔ بشیر سیفی، ڈاکٹر،"اردو میں انشائیہ نگاری"، نذیر سنز پبلشرز اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۰ء ص ۲۸

۷۔ فرانسس بیکن، "کتابیں پڑھنا" ڈاکٹر انور سدید مترجم مشمولہ 'اوراق' انشائیہ نمبر اپریل، مئی ۱۹۸۵ء
مدیران: وزیر آغا، سجاد نقوی، دفتر اوراق چوک اردو بازار لاہور، ۱۹۸۵ء ص ۲۹۸

۸۔ ایضاً ص ۲۹۸۔۲۹۹